

رضاعت کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

رضاعت کا کیا مطلب ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رضاعت کا مطلب یہ ہے کہ: "جس بچی یا بچے نے اڑھائی سال کی عمر کے اندر کسی عورت کا دودھ پیا ہو تو اس بچی یا بچے سے اس عورت کا رضاعت (یعنی دودھ) کا رشتہ ثابت ہو جاتا ہے۔"

اب وہ بچی یا بچہ دودھ پلانے والی عورت کی رضاعی بیٹی یا رضاعی بیٹا بن جاتا ہے، اور دودھ پلانے والی ان کی رضاعی ماں بن جاتی ہے اور جس شوہر کا یہ دودھ تھا، وہ ان کا رضاعی باپ بن جاتا ہے، اور پھر اس عورت اور شوہر کے تمام رشتے دار ان کے رضاعی رشتے دار بن جاتے ہیں، پس اس عورت کی تمام اولادیں دودھ پینے والے کے رضاعی بھائی بہن بن جاتے ہیں خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کے ہوں یا بعد کے یا ساتھ کے۔ اور عورت کے بھائی دودھ پینے والے کے رضاعی ماموں اور اس کی بہنیں دودھ پینے والے کی رضاعی خالائیں بن جاتی ہیں۔

یونہی اس شوہر کی اولادیں اس کے رضاعی بھائی بہن (خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے) اور اُس کے بھائی اس کے رضاعی چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی رضاعی پھوپھیاں۔ یونہی ہر ایک کے باپ، ماں اس کے رضاعی دادا دادی، اور نانا، نانی۔

پھر حکم یہ ہوتا ہے کہ رضاعی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، رضاعی بہن بھائی، چچا، پھوپھی، رضاعی بھتیجے، بھانجے، خالہ، ماموں وغیرہ سب سے نکاح حرام ہو جاتا ہے کہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا کہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ بچے یا بچی کو دودھ پلانے کی اجازت صرف دو سال تک ہے۔ جب چاند کے لحاظ سے بچے یا بچی کی عمر دو سال ہو جائے تو اب اسے دودھ پلانا، جائز نہیں لیکن اگر اس کے بعد ڈھائی سال کے عرصے کے اندر اندر دودھ پلایا تو رضاعت کا رشتہ ثابت ہو جائے گا۔

اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: (أُمَّهَاتُكُمُ الَّتِي آرَضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّن الرِّضَاعَةِ) ترجمہ: (تم پر حرام کی گئیں) تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں۔ (پارہ 04، سورۃ النساء آیت 23)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "رضاعی رشتے دودھ کے رشتوں کو کہتے ہیں۔ رضاعی ماؤں اور رضاعی بہن بھائیوں سے بھی نکاح حرام ہے بلکہ رضاعی بھتیجے، بھانجے، خالہ، ماموں وغیرہ سب سے نکاح حرام ہے۔ حدیث مبارک میں فرمایا گیا کہ جو رشتہ نسب سے حرام ہوتا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، سورۃ النساء، جلد 2، صفحہ 191، آیت 23، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سنن الترمذی میں ہے "عن علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن الله حرم من الرضاع ما حرم من النسب»۔۔۔ «حدیث علی صحیح» ترجمہ: حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے اللہ پاک نے جو رشتے نسب سے حرام فرمائے ہیں وہ رشتے رضاعت سے بھی حرام فرمائے ہیں۔۔۔ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صحیح ہے۔ (سنن الترمذی، حدیث 1146، جلد 3، صفحہ 444، الناشر: مصر)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے "یحرم علی الرضيع أبواه من الرضاع وأصولهما وفروعهما من النسب والرضاع جميعا حتى أن المرضعة لو ولدت من هذا الرجل أو غيره قبل هذا الإرضاع أو بعده أو أرضعت رضيعاً أو ولد لهذا الرجل من غير هذه المرأة قبل هذا الإرضاع أو بعده أو أرضعت امرأة من لبنه رضيعاً فالكل إخوة الرضيع وأخواته وأولادهم أولاد إخوته وأخواته وأخوال الرجل عمه وأخته عمته وأخوال المرضعة خاله وأختها خالته و كذا في الجد والجدة" ترجمہ: رضیع (یعنی دودھ پینے والے بچے) پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے اصول و فروع خواہ وہ نسبی ہوں یا رضاعی، سب حرام ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ مرضعہ کی اس شوہر سے اولاد یا اس کے علاوہ کسی شوہر سے اولاد، اس کو دودھ پلانے سے پہلے کی ہو یا بعد کی، یا اس نے کسی اور کو دودھ پلایا ہو یا اس کے شوہر کی کسی دوسری بیوی سے اولاد ہو خواہ اس کو دودھ پلانے سے پہلے کی ہو یا بعد کی، یا کسی عورت نے اس کے شوہر کی وطی سے اتر ا ہوا

دودھ جس کو پلایا ہو، تو یہ سب اس رضیع کے رضاعی بہن بھائی ہیں، اور ان کی اولادیں اس کے بھتیجے بھتیجیاں، بھانجے بھانجیاں ہیں، اور مرضعہ کے شوہر کے بہن بھائی اس کے چچا و پھوپھی ہیں اور مرضعہ کے بہن بھائی اس کے ماموں و خالہ ہیں، اسی طرح دادا، دادی، نانا، نانی کے بارے میں (حکم ہے)۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 343، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔۔۔ رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے۔" (بہار شریعت، حصہ 07، صفحہ 36، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اُس کی و طی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترتا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یوں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یوں ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔" (بہار شریعت، حصہ 07، صفحہ 37، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3978

تاریخ اجراء: 05 محرم الحرام 1447ھ / 01 جولائی 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net